

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۲۶ جلد ۶ | لودیانہ ۲۷ جون ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

تصنیف مسٹر جیمس امرت تخلص گل از روڑکی

ہوکے تنہا بے وطن ہمکو وطن یاد آگیا۔
مرغ گم گشتہ کو گویا پھر چمن یاد آگیا

عمر بھر بھولے رہے جسکو کبھی بھولے نہ یاد۔
بیکسی میں بس وہی شاہ زمن یاد آگیا

حضرت عیسی کا سر و پیر لفظوں سے وہ دست پاک۔
یاد کر مجھکو بھی اپنا بالاپن یاد آگیا

ہم سفیروں کو رواں ہوتے مرکے یاں دیکھکر۔
ہمکو بھی اب اک دلا گور و کفن یاد آگیا

بزم دنیا وی سے دلکو اب تو رغبت ہی نہیں۔
جب سے فردوسی ہمیں وہ انجمن یاد آگیا

روتے روتے ہنسدیا آئی تن بیجا میں جان۔
اُس لب شیریں کا جسدم کچھہ سخن یاد آگیا

وہ مسیحا گل تو جسپر اسقدر مشتاق ہے۔
اب مجھے بھی بس وہی غنچہ دہن یاد آگیا

نور افشاں

خوشخبری

جب سے چھاپہ کی کل یعنے ۱۴۵۰ء سے چھاپہ ایجاد ہوا ہے اور ملک امریکہ کی دریافت ۱۴۹۲ء تک یورپ میں بیبل کے پاک نوشتے تقریباً ایک ہزار مرتبہ صرف ۴۲ سال کے اندر چھپکر شایع ہوئے اور اُسوقت ۱۴۹۲ء سے لیکر اب تک بیبل کے طبع اور شایع کرنے میں بہت ہی ترقی ہوتی رہی چنانچہ ۱۸۱۱ء میں یہہ مشہور ہو گیا کہ تین لاکھ جلدہ ۷ زبانوں میں ترجمہ ہوکر ملک روس میں تقسیم و فروخت ہوئیں + برٹش اور فارن بیبل سوسائٹی کیطرف سے بیبل اور اُسکے حصوں کی سات کروڑ ستر لاکھ جلدیں ۲۰۰ زبانوں میں ترجمہ ہوکر شایع ہوئیں + امریکن بیبل سوسائٹی کیطرف سے تین کروڑ پچاس لاکھ بیبل اور اُسکے حصے ۲۹۶ زبانوں میں ترجمہ ہوکر شایع ہوئے +

مسٹر اشٹیفنس صاحب بہت عرصہ تک یہہ بات دریافت کرتے رہے کہ بیبل کتنی دفعہ طبع ہوئی ہے آخر کار انکی تحقیق سے اگرچہ یہہ کامل نہیں مگر معلوم ہوا کہ تیس ہزار مرتبہ بیبل چھاپی گئی ہے +

بیبل کے اسقدر پھیلنے اور چھپنے سے ہمکو بہت تسلی ہوتی ہے کیونکہ اسکے چھپنے اور شایع ہونے سے دنیا گویا نئے سرے سے پیدا ہوگئی۔ جہاں تک خدا کا کلام پھیلتا جاتا ہے لوگوں کا جسمانی حال اچھا ہوتا جاتا ہے اور انکی عقلیں تیز فہم اور باریک بین ہوتی جاتی ہیں اور نہ صرف انکو یہہ بڑی خوشخبری پہونچتی ہے کہ وہ جو گنہگار ہیں گناہ کی معافی پاکر خدا سے کسطرح مل سکتا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ

خدا نے مسیح میں ہوکے دنیا کو اپنے ساتھ یوں ملا

لیاکہ اُس نے اُن کی تقصیروں کو اُنپر حساب نہ کیا
اور میل کا کلام ہمیں سونپا۔ اسلئے ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔
گویا کہ خدا ہمارے وسیلے منت کرتا ہے سو ہم مسیح کے
بدلے التماس کرتے ہیں کہ تم خدا سے میل کرو +

کانفرنس

۔۔۔۱۱ جون سے لیکر آجتک کی تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کانفرنس جسکی اجماع کی خبر سننے کے بہت لوگ عرصہ سے مشتاق تھے شہر برلن دارالسلطنت ملک جرمن میں جمع ہوکر اپنے کام میں مشغول ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وزرائے سلاطین یورپ اپنا کام نہایت غور و فکر سے کر رہے ہیں اور تاحال کسی کے درمیان ناچاقی نہیں ہوئی اور سب کام ایک دوسرے کی صلاح سے پیش ہوکر فیصل ہوتے جاتے ہیں +

ایک تار خبر سے معلوم ہوا ہے کہ اسٹریا اور انگلنڈ نے ملکر روس سے یہہ کہا کہ صوبہ بلگیریہ سے تمام فوج روس نکل جاوے اور جو ترکی فوج کوہ بلقان کے قلعوں میں ہے اُس سے صلح کا عہد باندھا جاوے +

دوم انگلنڈ کیطرف سے ۲۲ جون کو لارڈ بیکنسفیلڈ نے کانفرنس میں بیان کیا کہ اگر روسی فوج جو شہر قسطنطنیہ کے اردگرد مقیم ہے چلی نہ جاویگی تو کانفرنس کا جلسہ برخاست کیا جاویگا +

جو باتیں انگلنڈ اور اسٹریا کی طرف سے روس کے حق میں پیش ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلنڈ اور اسٹریا دونوں ملکر روس پر سختی کرنا چاہتے ہیں اور روس کی باتوں سے جو آجتک اُسکی طرف سے پیش ہوئیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روس صلح کا خواہان ہے۔ ورنہ روس ہرگز اُن شرایط کو جو کونٹ شویلاف اور لارڈ سالسبری کے درمیان ہوئی تھیں منظور نکرتا۔ پس اب اگر اسحالت میں جنگ ہوا تو ضرور اسٹریا اور انگلنڈ قصوروار ٹھہرینگے نہ کہ روس +

فوج ہند

۔۔۔جب گورنمنٹ انگلنڈ کی طرف سے یہہ حکم نکلا کہ ہندوستانی فوج کی چند پلٹنیں اور رسالے مالٹا میں بھیجے جاویں تو بعض بعض انگریزی اخباروں نے شور مچایا تھا اور حقارت کے طور پر لکھا تھا کہ گورنمنٹ کو مناسب نہیں ہے کہ ہندی فوج یورپ میں لیجاوے۔ اسیطرح روسی اخباروں نے اپنے آپکو دلیر دیکھکر بیان کیا تھا کہ ہندی بیچارے ہمارے سامھنے کب آسکتے ہیں اور یورپ کے فوجی افسران ہند کی فوج کو کب خاطر میں لاسکتے ہیں مگر چونکہ ہندوستانی فوج کو جن جن افسران اعلی یورپ نے ملاحظہ کیا تھا انکو یقین تھا کہ ضرور یہہ فوج بہت اچھی حالت میں ہے اور ہر ایک موقع پر یہہ کام دیسکتی ہے آخرکار ہندوستانی فوج مختلف بندروں سے جہازوں پر سوار ہوکر جزیرہ مالٹا میں پہونچ گئی جب اُسکے پہونچنیکی خبر حضور ڈیوک آف کمبرج سپہ سالار افواج ہند و انگلنڈ کو ہوئی تو اُسکے معائنہ کیواسطے جنہوں نے آجتک ہندوستانی فوج کا ملاحظہ نہیں کیا تھا جزیرہ مالٹا میں تشریف لائے اِس ہفتہ کی تاربرقیوں سے معلوم ہوا کہ حضور ممدوح نے تمام فوج ہند مقیمہ مالٹا کا ہر ایک طور سے معائنہ کیا اور اپنی خوشی ظاہر فرمائی اور عمدہ سے عمدہ کرتب ہندوستانی فوج نے اپنے اعلی سپہ سالار کو دکھلائے جس سے اُنکی کلی اطمینان ہوگئی کہ یہہ فوج بہت ہی عمدہ حالت میں ہے ایک روز جو دربار سرداران و افسران فوج ہند کا ڈیوک آف کمبرج نے منعقد کیا تھا اُس میں سرداران فوج کی بہت تعریف کی اور بیان کیا کہ میں ہندوستانی فوج کے معائنہ اور اُسکی عمدہ حالت کے دیکھنے سے بہت خوش ہوں اور حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند سے جاکر اپنی خوشنودی جو مجکو فوج کے ملاحظہ سے حاصل ہوئی ظاہر کرونگا +

پس ہمکو بہت خوش ہونا چاہئے کہ ہماری ہندوستانی فوج کی حالت بہت اچھی ہے اور یورپ میں قدر کے لایق تصور کی گئی ہے +

قحط کا نتیجہ

۔۔۔خبر ہے کہ ایس پی۔ جی مشن نے جو مقام ٹنیناوالی ورآم ند میں جاری ہے ایک خاص دن واسطے شکریہ ادا کرنے اپنے خداوند کے مقرر کیا ہے۔ کیونکہ وہاں بہت سے لوگ خداوند یسوع مسیح کی طرف آنے لگے ہیں +

نو ماہ گذشتہ کے اندر قریب ۰۰۰ء۱۷ مردمان نے اپنی یہہ خواہش ظاہر کی کہ ہمکو انجیل کی تعلیم دیجاوے اور وے سب اب کلام الٰہی کی تعلیم پا رہے ہیں +

یہہ صورت اسطرح سے شروع ہوئی کہ قحط نے وہاں پر زور کیا تو وہاں کے باشندے اپنی امداد کے لئے پادری صاحبوں کے پاس آئے اور امداد پاکر وے مسیح کی تعلیم پر غور کرنے لگے اب اُمید کیجاتی ہے کہ یہہ سب کے سب سچے مسیحی بنجاینگے +

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ قحط ایک سخت آفت ہے مگر اُس سے اکثر لوگوں کو ہمیشگی کا فایدہ بھی ملتا ہے جیساکہ چین کے ملک میں ہوا۔ پس غور کرنا چاہئے کہ خدا اکثر آفتوں سے لوگوں کا فایدہ نکالتا ہے +

بقیہ توریت و انجیل کی پیشین گوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھہ نکال ڈالے تو خدا اُسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس اور اِن باتوں سے جو اِس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالیگا وہ جو اِن چیزوں کی گواہی دیتا ہے یہہ کہتا ہے کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں میں۔ ہاں ای خداوند یسوع آ۔ کتاب مکاشفات انجیل کی آخری کتاب ہے اور اوپر کی آیتیں اُسکے خاتمہ کی ہیں۔ پس قرآن کی وحیوں کی بابت جو ۶۰۰ برس پیچھے ظاہر ہوئیں کیا کہا جا سکتا ہے۔ اگر خدا کے بیٹے کی تعلیم پر لحاظ کریں تو سوائے ناحق اور مضرت رسان اور ہلاک کرنیوالی ٹھہرانیکے اُنکے باب میں اور کچھہ نہ کہہ سکتے ہیں ✚

اب آنیوالے پیغمبر کی بابت ہمنے موسیٰ کی پیشین گوئی سے دو جُدے جُدے مدعا ثابت کئے۔ پہلے یہہ کہ محمد عربی اصل رکھنے کے سبب پیشین گوئی سے منسوب نہیں ہو سکتا لیکن یسوع مسیح کا اصل عبرانی ہونیکے سبب ضرور بالضرور اُس سے نسبت رکھتا ہے۔ دوسرے یہہ کہ محمد نے قربانی کے وسیلہ انسان کے شفیع ہونیکا دعویٰ نہیں کیا بلکہ شارع کی مانند گناہوں کی معافی اور خدا کی مقبول عبادت بجیب برہ کی قربانی پر ایمان لانے سے نہیں بتلائی اِسلئے موسیٰ کے ساتھہ کچھہ مشابہت نہیں رکھتا: پس انصاف کی بابت یہی ہے کہ ہم اُسکی بابت ٹھہراویں کہ وہ پیشین گوئی کا مدعا اور مصداق نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ خدا نے روز ازل سے مقدر کیا کہ موسیٰ کی پیشین گوئی کا مظہر اور مصداق موسیٰ سے عین مشابہت رکھے۔ مگر یسوع مسیح خدا کے برہ نے اپنی خاص قربانی کے وسیلہ دنیا کے شفیع ہونیکا دعویٰ کیا بلکہ توریت کے شارع کی مانند گناہوں کی معافی اور خدا کی مقبول عبادت کے لئے اپنی قربانی پر ایمان لانا ضرور بتلایا اِس سے واضح ہے کہ وہ موسیٰ کے ساتھہ بالکل مشابہت رکھتا ہے۔ پس انصاف یہی ہے کہ ہم اُسکے حق میں ٹھہراویں کہ وہ اُس پیشین گوئی کا حقیقی مظہر و مصداق ہے۔ اور دیکھو کہ اِن کیفیتوں سے یہی دلیل نکلتی ہے کہ محمد شفیع نہیں ہو سکتا کیونکہ کتب مقدسہ میں کہیں و شفیع المذنبین کی بابت پیشین گوئیاں نہیں پائی جاتی ہیں لیکن صرف ایک ہی کی۔ پس جب ہمنے ثابت کر دیا کہ وہ شفیع محمد نہیں بلکہ یسوع مسیح ہی ہے تو واضح ہے کہ محمد کسی طور شفیع نہیں ہو سکتا ✚

اوپر کی دلیلوں سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد اپنے دعوی کو پشتی دینے کے لئے کتب مقدسہ کی کوئی آیت اُس آیت سے زیادہ لاحاصل چن نہ سکا۔ کیونکہ یہہ پیشین گوئی اُسکے اور قرآن کے بے سند دعوی کو بالکل باطل کرتی ہے۔ پس یقین ہے کہ اگر وہ عبرانی پیشین گوئیوں کی بابت کامل لیاقت رکھتا تو اِن آیتوں کو کبھی نہ چنتا۔ مگر قرآن میں جتنی باتیں توریت و انجیل کی مذکور ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ محمد اُن کتابوں کے مطالب سے بہت کم آگاہ تھا بلکہ اُن دنوں میں وہ سوداگری کا کام کرتا تھا اُسنے یہودیوں اور مسیحیوں سے کچھہ کچھہ زبانی باتیں سن سنائی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بے سند دعویٰ کے بطلان پر عہد عتیق کی کتابوں کا حوالہ دیتا بلکہ اپنے تئیں خدا کے اِس برحق کلام کا مصداق دکھاتا ہے کہ خدا مکاروں کو اُنکے خاص مکر میں گرفتار کرتا ہے یہہ مختصر بیان تمام کر کے ہم اُن پاک نوشتوں سے اپنی دلیلوں کو ختم کرتے ہیں جو بنیٹیوک یعنے موسیٰ کی پانچوں کتاب کہلاتی ہیں ✚

موسیٰ کی گواہی کو چھوڑ کر اب ہم اُن پاک کتابوں کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جنکو یہودی چھٹوبیم✚ کہتے ہیں۔ اُن کتابوں میں سے کتاب ایوب و کتاب زبور و کتاب امثال سلیمان مخصوص ہیں۔ اور دیکھو کہ وے سب الہامی ہونیکے سبب اُس اصلی نجات سے جو کتب موسویہ میں مذکور ہے بال برابر فرق نہ رکھکر بہت کچھہ اُسکی پشتی اور مضبوطی کرنیکے لئے دکھلاتی ہیں۔ پس بعضے نادان محمدیوں کا یہہ گمان کہ گویا زبور کتب موسویہ کے منسوخ کرنے کو آئی سو بالکل باطل ہے۔ کیونکہ زبور کے مطالب دریافت کرنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُنکو قایم اور ثابت کرنیکو آئی۔ اگر زبور انسان کی نجات کے لئے نئی حکمت تبلاتی اور اُس اصلی گواہی کے بدلے جو کتب موسویہ میں دی ہے کوئی دوسری گواہی دیتی تو محمدی اپنے ایسے گمان کے لئے کہ گویا وہ اگلی کتابوں کو منسوخ کرنے آئی معقول وجہ رکھتے۔ مگر چونکہ اُسکی گواہی کتب موسویہ سے بالکل موافقت رکھتی ہے اِسلئے واضح ہے کہ وہ منسوخ کرنیکو نہیں بلکہ قایم اور ثابت کرنیکو نازل ہوئی۔ یہہ بات کیا ہی سچ ہے کہ ہر ایک ناحق مقدمہ صرف جھوٹ ہی سے پشتی پا سکتا ہے مگر جو بات خدا کیطرف سے ہے وہ نہ صرف جھوٹ سے پشتی پانیکی محتاج نہیں بلکہ اگر اُسپر بہتان باندھے جائیں تو بھی وہ باطل نہیں ٹھہر سکتی ✚

باقی آئندہ

✚ اسکے معنی پاک نوشتے

منقولات

چینیوں کے ہاتھ سے کاشغر کی فتح

اخبار پایونیر لکھتا ہو کہ "چینیوں کے ہاتھ سے کاشغر کے فتح ہونے اور جو واقعات اُس سے متعلق ہیں اُنکی مفصل کیفیت روسیوں کے ذریعہ سے ہمارے پاس آئی ہو اور بیان مندرجہ ذیل گو بالکل صحیح نہ ہو لیکن جب تک پہاڑی درے نہ کھلینگے اُسوقت تک ہم بجز اِسکے اور کسی خبر کے آنے کی توقع نہیں کر سکتے ہیں بلا شبہ اسکا کچھ حصہ سابق میں معلوم ہو چکا ہو مگر چونکہ چینیوں کے آنے کے بعد یہہ ایک سلسل تواریخ کاشغر کی ہو اسوجہہ سے نہ تو وہ بیمزہ ہو اور نہ منفعت سے خالی ہو یعنے جس وقت چینیوں نے مقامات خاٹل اور برگل پر قبضہ کر لیا اور یعقوب بیگ نے یہہ بات دیکھکر کہ مقام مناس اور ارمچی پر قبضہ رکھنا ناممکن ہوگا۔ انکو خالی کر دیا اور اپنی فوج کو دریائے تین شین پر اپنی سلطنت کے مشرق میں جمع کیا مگر چینی فوج کے جنرل نے لڑائی شروع کرنے سے پہلے یعقوب بیگ کے پاس ایک ایلچی کی معرفت اِس شرط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ وہ ترفان کو چینیوں کے حوالہ کر دیں لیکن شرائط صلح کی نامنظور رہ گئیں اب یعقوب بیگ نے خیال کیا کہ جہری کتاری کی لڑائی کیطرح نہیں بچ سکتی اور مقام ٹاکسن اور کرلا میں زیادہ فوج جمع کی اور کاشغر میں صرف تھوڑی سی فوج رہنے دی اِس نے اپنے سب سے بڑے بیٹے حق قلی بیگ کو بھی اختیارات کامل کے ساتھ ولیعہد مقرر کیا چینیوں نے اپریل ۱۸۷۷ء میں یعقوب بیگ کا جواب آنے پر ترفان پر حملہ کیا مگر اُن کو شکست کامل ہوئی اور وہ مقام ارمچی کو ہٹا دیے گئے چینی از سر نو حملہ کرنے کے واسطے تیاریاں کر رہے تھے کہ اس عرصہ میں ایک ایسا واقع ظہور میں آیا جس کے باعث سے تمام ملک اُن کے قبضہ میں آگیا۔ جون کو یعقوب بیگ کا دفعتاً انتقال ہو گیا اور یہہ یقین کیا جاتا ہو کہ اُس کے ایک خاص افسر نے جسکا نام مرزا کمال تھا اسکو قتل کیا تھا یعقوب بیگ کی وفات پر حق قلی بیگ اُسکے چھوٹے بیٹے نے اُس تمام فوج کو جو اُسوقت مشرقی کاشغر میں تھی اکسو میں طلب کیا اور حاکم خان کو جو یعقوب بیگ کا ایک اور افسر تھا فوج کا کمانڈر مقرر کیا اور خود دار السلطنت کی جانب روانہ ہوا جہاں اُسکے باپ کی نعش دفن ہونے کے واسطے بھیجی گئی تھی۔ بیگ قلی نے جو اُسوقت کاشغر میں تھا اپنے بھائی اور حاکم خان کی نسبت اِس بات کا سخت گمان کیا کہ وہ گدی کی نسبت ارادہ رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے ایشیا کے خود مختار بادشاہوں کے معمولی طریقے کے بموجب اُسنے اپنا بندوبست کیا حق قلی بیگ قبل اس سے کہ وہ شہر میں پہونچے قتل کیا گیا اور اُس بدقسمت شخص کی ما اور اسکی بہن بھی اُسی طریقے میں قتل کی گئی اسپر بیگ قلی نے جسقدر فوج اُس سے جمع ہو سکی جمع کی اور اکسو کی جانب کوچ کیا حاکم خان نے بھی اپنی طرف سے اپنی حفاظت کرنیکا مصمم ارادہ کیا اور ختن کا گورنر نیاز بیگ اسکا طرفدار ہوا چین والوں نے موقعہ پاکر فوراً اِن باہمی تنازعوں سے فایدہ اٹھایا چنانچہ انکی فوج کا ایک گروہ مقام ارمچی سے جنوب کی جانب اور دوسرا مقام خاٹل سے ترفان کی جانب روانہ ہوا اور اسوقت کسی نے انکا مقابلہ نہیں کیا ترفان کے باشندوں نے چینیوں کی اطاعت قبول کر لی اور اُنہوں نے فوراً شہر کو لوٹ لیا۔ کاشغر کی اکثر ریگولر فوج اکسو میں موجود تھی اور چونکہ وہاں سے اِس فوج کے ہلنے کی کوئی علامت نظر نہیں آتی تھی اسوجہہ سے چینیوں نے کرا شہر کی جانب یورش کی جبکہ وہ کرا شہر سے نصف دور رہ گئے تو قوم دنگن کے ایک ایسے گروہ نے جس میں مختلف قسم کے لوگ شامل تھے انکا مقابلہ کیا مگر چونکہ انکی مدد کے واسطے کوئی فوج ریگولر نہ تھی اِس وجہ سے انکو باسانی شکست ہو گئی چینیوں نے تب کرا شہر پر قبضہ کر لیا اسی عرصہ میں بیگ قلی نے الداش بیگ کو جو قوم کا کرغیز اور یعقوب بیگ کا ایک پالک تھا تھوڑے سے سپاہیوں کی جمیعت کے ساتھ حاکم خان پر حملہ کرنے کے واسطے روانہ کیا ایک لڑائی میں جو اکسو اور مرلباش کے درمیان ہوئی الداش بیگ کو شکست کامل ہوئی لیکن بیگ قلی نے اسکی مدد کے واسطے بہت سی فوج اور چند میدان کی لڑائی کی توپیں روانہ کیں۔ حاکم خان کی فوج کثرت سے نوکری چھوڑ کر چلی گئی اور حاکم خان کو شکست ہوئی اور اُسنے مجبور ہو کر ضلع تامک واقع ملک روس میں جاکر پناہ لی جبکہ قلی بیگ لڑائی میں بالکل تھک گیا اور اُسکے پاس کچھ سر و سامان نہ رہا تو اُسنے چینیوں کے ساتھ نامہ و پیام کرنے کا ارادہ کیا اور قاضی لشکر کو صلح کا پیغام دیکر بھیجا لیکن چین والوں کے جنرل نے جواب دینے سے انکار کیا اور بیگ قلی کی مشکل حالت کو دیکھکر زیادہ تر جرأت کے ساتھ عمل کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اُنسے مقام بوگر اور ربائی پر قبضہ کر لیا اور مقام کچا کی طرف



یورش کی۔ ڈنگنون کو جو آکسو کی حفاظت کر رہے تھے شکست کامل ہوئی اور وہ فرار ہو گئے اور چینیوں نے اُنکا تعاقب کیا آکسو اور اُش ترفان پر وسط اکتوبر میں اُنہوں نے قبضہ کر لیا اور معمولی خونریزی ہوئی اس عرصہ میں بیگ قلی گورنر ختن کے ساتھ ایک جھگڑے میں مصروف تھا کیونکہ نیاز بیگ نے حاکم خان کی شکست کے بعد چینیوں کے ساتھ خط و کتابت کرنی شروع کر دی تھی اور اُن کو ختن کے حوالے کر دینے کا وعدہ کیا تھا اگرچہ بیگ قلی نے اُسکو شکست دی اور ختن کو لے لیا مگر اُس کو فوراً اپنی تمام فوج لے کر اپنی خاص دار السلطنت کی مدد کے واسطے جانا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چینیوں کو کاشغر اور ینگی شہر میں جو دار السلطنت کے قرب و جوار میں واقع ہے طرفدار مل گئے تھے بیگ قلی ینگی شہر میں اُفتاں و خیزاں کوچ کرتا ہوا چینیوں کے پہونچنے سے پہلے پہونچ گیا مگر جسوقت وہ وہاں پہونچا اُسنے شہر کے پھاٹکوں کو بند پایا اور قبل اس کے کہ وہ اُس قلعہ کو لے سکے جو اُسکا خاص قلعہ تھا چینیوں کی فوج آ پہونچی اور ینگی شہر کی شہر پناہ کے نیچے ایک سخت لڑائی ہوئی جس سے معاملہ یکسو ہو گیا یعنے بیگ قلی کو شکست کامل ہوئی اور ۱۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کو چینیوں نے بغیر مزاحمت کے کاشغر پر قبضہ کر لیا اور بیگ قلی بیگ نے معہ چند ہمراہیوں کے فرار ہو کر جنمیں صدیق بیگ قرغیز بھی شامل تھا جو روس کا قدیمی دشمن تھا گورنر جنرل ترکستان کے پاس جا کر پناہ لی اور اِس طرح سے ساٹھ برس تک خود مختار رہنے کے بعد کاشغر کی آزادی اور خود مختاری جاتی رہی ❊

از وکیل ہندوستان

مراسلات

بقیہ پاک نوشتوں کا الہام

ان کتابوں کے پڑھنے سے فوراً خیال میں آتا ہے کہ ان کتابوں اور دوسری کتابوں میں بڑا فرق ہے اگر ہم سب عمدہ عالی مضمون کتابیں خواہ یہودیوں کی ہوں خواہ عیسائیوں کی خواہ بت پرستوں کی پڑھیں اور ان پاک نوشتوں کے ساتھ مقابلہ کریں تو وہ کتابیں اُنکی روبرو نکمی اور بیقدر ہونگی اور وہ کتابیں جابجا مصنفوں کی کم عقلی اور کمزوریوں سے بھری ہوئی ہیں لیکن پاک نوشتوں کی کتابیں سب سے کمزور اور کم بیفائدہ حصہ میں بھی بے نقص اور انسانی کمزوریوں سے مبرا ہیں اور کتابوں میں مصنف کا غصہ حسد مغروری جابجا نمایاں ہے لیکن پاک نوشتوں میں اس جہت سے کہ ارواح انبیا اُنکے قبضہ میں ہوا کرتی تھی مصنفوں نے اپنے دل پر پاکیزگی کی لگام لگا کر اپنے خیالوں کو بیان کیا دیگر کتابوں کی بڑائی اُنکے مصنفوں کے علم و عقل و فصاحت پر متعلق اور موقوف ہے لیکن پاک نوشتوں کی بزرگی مصنفوں کی صفتوں پر موقوف نہیں ہے اُن کی خوبی اور فصاحت زیادہ اسبات سے ثابت ہوتی ہے کہ اُنکے مصنف بے علم اور بے تکلف ہیں اور کتابیں اپنے زمانہ اور اپنی قوم کیطرف مخاطب ہیں لیکن پاک نوشتے ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہیں دیگر کتابوں کی بلاغت اور خوبی اکثر اُن کی زبان سے متعلق ہوا کرتی ہے لیکن پاک نوشتوں کے مضامین ایسے عجائب قسم کے ہیں کہ اُنکی خوبی اور خوبصورتی ترجمہ کرنے سے دور نہیں ہوتی

دیگر کتابیں خاص اشخاص کے لئے ہیں لیکن پاک نوشتے کل بنی آدم کے واسطے دیگر کتابیں بوڑھے اور جوانوں کے لئے تصنیف ہوئیں یا عالم یا جاہل کے لئے لیکن پاک نوشتے دونوں کے واسطے اُنکے پڑھنے سے بوڑھے سیر نہیں ہوتے اور نہ جوان تھک جاتے ہیں مضامین اِسکے عالموں کے لئے مشکل ہیں اور بے علموں کے لئے سلیس اُسکی کمتر عمق اِس قسم کی ہیں کہ بھیڑ کا بچہ اُسمیں سے گذر سکتا ہے اور اِس قسم کی گہرائی جسمیں ہاتھی کو بھی تیرنے کی ضرورت ہو یہہ ایک بڑے دریا کی مانند ہے جسکی ہلکی اور ملائم لہریں چھوٹے بچوں کے پیر کے پاس آ کر ٹوٹ جاتی ہیں لیکن اُسکی گہرائی کو عقلمند اور دانا دیکھ کر خوف میں آ کر تعجب اور ادب کے ساتھ اُسپر نگاہ کرتے ہیں۔

۲۔ اس کتاب کی نسبت کل عیسائیوں کی رائے یہہ ہے کہ یہہ کتابیں پاک ہیں اِسلئے یہہ پاک نوشتہ پاک کلام کہلاتا ہے اور دیگر کتابیں ناپاک یا دنیوی ساری عیسائی کلیسیا اِس بات پر متفق ہے کہ یہہ کتاب صرف انسان کی عقل سے نہیں لکھی گئی بلکہ الٰہی مدد سے اِسکے مختلف حصوں میں ایسی تواریخ پائی جاتی ہے جو اور کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی اور جسمیں صاف خدا کی ذات اور مرضی ظاہر ہوتی ہے اُسمیں ایسے حصے ہیں جنمیں خدا اپنی مرضی کا الہام ظاہر کرتا ہے اِسکے بہت حصوں میں آسمانی اُمید اور وعدوں کا بیان ہے جنکی نظیر کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی اور جنپر تکیہ کر کے انسان نئی زندگی اور نئی طاقت حاصل کر سکتا ہے یہہ خیالات اِن الفاظ میں ظاہر ہوئے ہیں کہ پاک نوشتہ الٰہی الہامات سے لکھا گیا اُسکی نسبت یے عیسائی اور یہودی متفق الکلمہ ہیں مقدس پولوس نے اِن نوشتوں کی نسبت دو لفظ

استعمال کئے ہیں آئی گریفائی اور ربائی راگر بیٹا خط رومیوں کا پہلا باب دوسری آیت دوسرے طمطاؤس ۳ باب ۱۵ آیت اِن دونو الفاظ کے معانے پاک نوشتہ ہے پاک نوشتہ اسواسطے کہ خدا نے انکو عنایت کیا اور آدمی نے انکو پاک سمجھکر ادب کیا کلیسیا کے بزرگوں نے اُن نوشتونکی نسبت یہہ تین الفاظ جابجا اطلاق کئے ہیں خدا کی الہامی۔ روح کی سکھلائی ہوئی اور خالی الہامی اور جبکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں کہیں اِن کتابوں کا مذکور کیا ہے تو ہمیشہ ادب اور عزت سے اُنکا نام لیا ہے سب قوموں اور سب زمانہ میں کلیسیا کا خیال ان کتابوں کی نسبت یہہ ہے کہ یہہ مثل ایک زندگی کا درخت ہے اور اُسکے پتے قوموں کو شفا پہونچاتے ہیں +

محمدی لوگ الہامی کے اقراری ہیں لیکن وے الہام اور وحی کے درمیان یہہ فرق نکالتے ہیں کہ الہام وہ کلام ہے کہ جو خدا کی جانب سے اِنسان پر اوترتا ہے بے وسیلہ فرشتے کے مثلاً خواب یا دلیں خیال یا آواز غیب سے اور وحی اُسے کہتے ہیں جو فرشتہ کے وسیلہ اوترے الہام کسی بندہ خدا پر نازل ہو سکتا ہے اور وحی کا مالک صرف پیغمبر ہے مگر مقدس کتاب میں اِس مضمون کی نسبت دو لفظ کا استعمال ہوا پہلا مکاشفات دوسرا الہام مکاشفات سے مراد ہے وہ طریقہ جس سے خدا اپنے آپکو یا اپنی مرضی کو انسان پر ظاہر کرے یا وہ علم جو اسطور سے ظاہر ہو مکاشفات کا طریقہ مختلف طور سے ہوا کبھی تو خدا نے اپنے آپکو فرشتوں کی زبانی ظاہر کیا اور کبھی خواب یا رویا سے کبھی صدائے غیب سے اور کبھی روح القدس کے وسیلہ دل میں ڈالنے سے بنی اسرائیل کے درمیان بعض اوقات خدا بادلوں سے بولا اور یورم اور تہمیم سے بھی اپنی مرضی ظاہر کی اُسکی ساری مکاشفات پوری اور کامل ہوئی مسیح کے وسیلہ سے جو کلمۃ اللہ تھا اور جسنے ظاہر کیا باپ کو انسان پر لفظ الہام سے مراد ہے روح القدس کی وہ تاثیر جو انسان کے دل میں آکر اُسکی قوتوں پر اثر کرتی ہے اُنکو اُبھارا کرتی ہے اور اوبھارتی ہے پاک اور اعلی ظہور کیطرف الہام ہے ہمیشہ کی روشنی کا جلوہ الہی قوت کا سانس اور ایک لطیف اثر انسان کی قوت پر قادر مطلق کے جلال سے اُسکی ذات واحد ہے لیکن وہ بہت چیزونکو بناتا ہے وہ ساری طاقتوں کو از سر نو پیدا کرتا ہے اور ساری چیزوں کو نیا بناتا ہے اور ہر زمانہ میں پاک روحوں میں داخل ہو کر انکو خدا کا دوست اور نبی بناتا ہے مکاشفات ایک عام لفظ ہے جسمیں ہر ایک قسم کا خدا کا ظہور نمایاں ہوتا ہے کلام الہام صرف اُس ظہور سے مراد ہے جو روح القدس کے وسیلہ سے ہو یہہ فرق مکاشفات اور الہام کے درمیان بائیبل کی تلاوت کرنے والے کو روشن ہے اور عیسائیوں میں سے ہر ایک فرقہ اُسکا مقر ہے اور سارے عیسائی مانتے ہیں کہ خدا کا کلام الہام سے لکھا گیا لیکن جب اِس معاملہ میں گفتگو ہوا کرتی ہے کہ الہام کی تاثیر کسقدر اور کہاں تک مصنفوں پر ہوئی تب اُن میں اختلاف پایا جاتا ہے کم سے کم پانچ مختلف خیالات مسیحی معلموں میں ظاہر ہیں ان پانچوں کی تائید کرنے والے لوگ سچے اور سرگرم مسیحی ہیں عالم اور فاضل اور مختلف زمانہ کے اور سارے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے خیالات انجیل کے مطابق ہیں اور خیالات کا بیان ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کرینگے +

راقم

C

اخبارات تار برقی

برلن ۱۰ ر جون۔ کانفرنس کے ممبران اُن مشکلات کی بابت جو کانفرنس میں پیش ہونگی اپنی اپنی رائے ایک دوسرے پر ظاہر کر رہے ہیں تاکہ وقت پر یہہ تمام مشکلات بلا دقت کے حل ہو جاویں۔ پیر کے روز دو گھنٹہ تک کانفرنس کا جلاس رہا۔ بدھ کے روز پھر اجلاس ہوگا +

قسطنطنیہ ۱۰ ر جون۔ روسیوں کا ہیڈ کوارٹر سن سٹیفنز میں رہیگا۔ وہ خبر جو پیشتر معلوم ہوئی تھی اُسکا سبب یہہ تھا کہ کسی باعث سے افسران فوج روس کو گمان ہوا تھا کہ شاید ترکی ہم پر حملہ آور ہوا چاہتے ہیں +

سینٹ پیٹرز برگ ۱۰ جون۔ زار یعنی روس کو قدرے صحت ہے +

مالٹا ۱۰ جون ڈیوک آف کیمبرج سپہ سالار فوج ہند و انگلنڈ نے ہندوستانی فوج کے رسالوں کو ملاحظہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں اُنکی عمدہ حالت دیکھکر بہت خوش ہوں +

برلن ۱۹ ر جون۔ شہنشاہ جرمن کے طبیبوں نے بیان کیا ہے کہ شہنشاہ اپنے بازوں کو حرکت نہیں دے سکتا اور نہ اُٹھا سکتا ہے اور نہ جلدی آرام ہوگا +

لنڈن ۱۹ جون۔ جو معاملات پارچہ بافی کے کارخانہ داروں اور اُن کے ملازمان کے درمیان ہو رہے تھے اب طے ہو گئے اور ملازمان نے منظور کیا کہ ہم اپنی تنخواہ سے دسواں حصہ وضع کرا لینگے +

مسٹر گلیڈ سٹون نے یونان کے اخبار نویسونکی عرضداشت



بابت آزادی اخبارات کے پارلیمنٹ میں پیش کی ہے اگرچہ عرضداشت کے مسودہ میں چند غلطیاں تھیں مگر پارلیمنٹ نے اُسکو رکھ لیا ہے +

مالٹا ۱۹ جون - ڈیوک آف کیمبرج نے آج ہندوستانی پلٹنوں کا ملاحظہ کیا اور اپنی خوشنودی ظاہر کی اور پھر ایک دربار کیا جسمیں ہندوستانی سردار اور یورپین افسر موجود تھے +

برلن ۲۰ جون - کل دو گھنٹہ تک کانفرنس کا اجلاس ہوتا رہا جسمیں صرف انگلنڈ کی طرف سے یہہ معاملہ پیش ہوا کہ یونان کو کانفرنس میں شامل کیا جاوے - روس نے اسپر اپنی مخالفت ظاہر کی ہے کہ ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا - جمعرات کے روز پھر اجلاس ہوگا - سینٹ پیٹرزبرگ کے اخبارات اُن تجاویز کو جو روس اور انگلنڈ کے درمیان ہوئیں پسند نہیں کرتے +

وینا ۲۰ جون - مشہور ہے کہ کانفرنس میں انگلنڈ اور اسٹریا کے درمیان اتفاق رہیگا اور ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کریگا +

برلن ۲۰ جون - آخرکار یہہ فیصلہ ہوا کہ یونان کو کانفرنس میں شامل کیا جاوے لیکن اُسکی حیثیت دیگر سلطنتوں کی موافق تصور نہ کیجاوے اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جب کوئی معاملہ یونان کی بابت پیش ہوگا تو یونان سے صرف سوالوں کے جواب لئے جاوینگے بحث کرنے اور منظوری اور غیر منظوری کا اُسکو اختیار نہیں ہوگا +

کانفرنس کے اجلاس کی یہہ خبر کہ جمعرات کو پھر ہوگا غلط ہے بلکہ سنیچر کے روز ہوگا +

برلن ۲۰ جون - کانفرنس کی کارروائی بہت آہستہ آہستہ ہورہی ہے یقین کیا جاتا ہے کہ بہت دیری میں کام ختم ہوگا - اور جن معاملات کی بابت اُسمیں پہلے گفتگو ہوتی ہے وہی کانفرنس کے اجلاس میں پیش ہوتے ہیں + آج انگلنڈ اور اسٹریا اور روس کے وزرائے نے آپسمیں ایک جلسہ کیا لیکن اُنسے بلگیریہ کی بابت کوئی تجویز نہ ہو سکی +

لنڈن ۲۰ جون - گورنمنٹ انگلنڈ کا ارادہ ہے کہ اور بھی فوج کیپ گڈ ہوپ میں بھیجی جاوے - مسٹر گلیڈسٹون نے وہ عرضداشت جو کلکتہ کے اخبار نویسوں نے آزادی اخبارات کی بابت روانہ کی تھی آج پارلیمنٹ میں پیش کی +

مالٹا ۲۰ جون - آج ڈیوک آف کیمبرج ہندوستانی فوج کے کرتبوں کا ملاحظہ کرکے لنڈن کیطرف روانہ ہوگئے +

برلن ۲۱ جون - کانفرنس میں وزرائے روس بیان کرتے ہیں کہ اُن شرائط سے زیادہ کوئی بات جو کونٹ شویلاف نے پیش کی ہیں نہیں ہو سکتی - اور یہہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ہمنے بہت سے دعوے چھوڑ دئے اور اسی سبب باشندگان روس ناراض ہیں +

اسٹریا اور انگلنڈ ان باتوں کا دعوی کرتے ہیں کہ روسی فوج فی الفور صوبہ بلگیریہ سے نکل جاوے - اور ٹرکی فوج قصبہ کوہ بلقان سے روس صلح کا عہد باندھے +

مالٹا ۲۱ جون - ڈیوک آف کیمبرج کی روانگی کے بعد کے احکام سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ ہمکو ہندوستانی فوج کے ملاحظے سے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کیونکہ یہہ تمام فوج مستعد اور اچھی حالت میں ہے - اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ڈیوک آف کیمبرج نے روانگی کے وقت فرمایا تھا کہ ہم اپنی اس خوشی کو حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر ظاہر کرینگے - اور صاحب ممدوح افسران فوج ہند کی بہت ہی تعریف کرتے ہیں +

لنڈن ۲۲ جون - اخبار ٹائمس بیان کرتا ہے کہ کل کے روز جو جلسہ وزرائے روس و اسٹریا و انگلنڈ کا منعقد ہوا تھا اُسمیں مفصل ذیل باتوں کو ہر سہ سلطنتوں نے منظور کیا کہ یہہ باتیں کانفرنس میں سنیچر کے روز پیش ہوں - اول سرویہ کی سرحد کوہ بلقان تک ہوگی دوم سلطنت ٹرکی کیطرف سے کوہ بلقان کے درونیہ قلعے تعمیر کئے جاویں اور ٹرکی فوج اُن قلعوں میں رہا کرے - سوم صوفیہ صوبہ رومیلیا میں شامل کیا جاوے - چہارم وارنا صوبہ بلگیریہ سے ملحق ہو - پنجم - مانٹینگرو و سرویہ کی حدود شمالی چھوڑکر جنوب کی طرف بڑھائی جاوینگی

اخبار مارننگ پوسٹ بیان کرتا ہے کہ زار روس برلن میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

برلن ۲۲ جون - لارڈ بیکنسفیلڈ نے کانفرنس کے انعقاد کی ایک یہہ شرط پیش کی ہے کہ جو روسی فوج شہر قسطنطنیہ کے اردگرد مقیم ہے وہ فوراً وہاں سے چلی جاوے - اس امر کی اطلاع وزرائے روس نے زار روس کو بھیجکر دریافت کیا ہے کہ ہمکو اس شرط کا کیا جواب دینا چاہئے - آج کانفرنس کا اجلاس برابر تین گھنٹہ تک ہوتا رہا جسمیں بہت سے کام کا انجام ہوا +

اخبار جینادی سینٹ پیٹرزبرگ بیان کرتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ روس یونان کا دشمن ہے بلکہ روس کی خواہش ہے کہ یونان کے صوبجات بالکل آزاد کئے جاویں +

برلن ۲۲ جون - صوفیہ صوبہ بلگیریہ میں شامل ہونیوالا ہے +

یقین ہے کہ اسٹریا صوبہ ہرزیگونیا و باسینا کو اپنے ماتحت کریگا یا اُنکا محافظ ہوگا - بندر آنیٹی واری مانٹیگرو میں شامل کیا جاویگا بشرطیکہ دیگر ممالک کے جہاز اُسکی تجارت نکریں - اور اغلب ہے کہ صوبہ بلسریبہ روس اور رومینیا کے درمیان تقسیم کیا جاویگا - پرنس گورشیچکاف یہانتک بیمار ہو گئے ہیں کہ اپنے بستر پر سے نہیں اُٹھ سکتے +

قسطنطنیہ ۲۲ جون - ترکوں کی فوج یمین نے آگے کو قدم بڑھایا ہے +

میڈرڈ ۲۲ جون - ملکہ سپین خاص طرح کی تپ سخت بیمار ہے +

برلن ۲۲ جون - لارڈ بیکنسفیلڈ کی اُس تقریر کے بجائے کہ اگر روسی فوج قسطنطنیہ کے اردگرد سے نجاویگی تو کانفرنس برخاست ہوگی یہہ پڑھنا چاہئے کہ اگر وہ تجویز جو انگلنڈ اور اسٹریا اور روس کے درمیان جمعرات کے روز ہوئی تھی منظور نہ ہو تو ہم کانفرنس کو برخاست کرینگے +

زار روس نے اپنے وزرا کے سوال کا یہہ جواب دیا کہ ہم اُن شرائط کو جو تمنے ہمارے پاس روانہ کی ہیں اس شرط پر منظور کرینگے کہ وہ صوبہ جو کوہ بلقان کے جنوب کی طرف ہے خود مختیار کیا جاوے اور اُس میں ترکوں کی فوج نہ رہے - پیر کے روز کانفرنس اس معاملہ کو فیصل کریگی +

لنڈن ۲۴ جون - سر نارتھ کوٹ نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلنڈ کا ارادہ نہیں ہے کہ ہندوستانی فوج کو مالٹا سے انگلنڈ میں لاوے +

برلن ۲۴ جون - آج ایک بجے سے لیکر چار بجے تک کانفرنس کا اجلاس رہا +

صوبہ بلگیریہ کی اُس تجویز پر جو اخبار ٹائمس میں سنیچر کے روز شایع ہوئی اور جو روس و انگلنڈ و اسٹریا کے وسیلہ سے ہوئی تھی وزرا نے اتفاق کیا - منگل کے روز اُس تجویز کی خاص باتوں کا فیصلہ ہوگا اور یہہ مقرر ہوا کہ روسیوں کو لازم ہے کہ ۹ ماہ کے اندر صوبہ بلگیریہ و رومیلیا سے نکل جاویں +

کلکتہ ۲۴ جون - جو کہ گورنمنٹ نے ڈھائی کروڑ روپیہ قرضہ سودی بحساب للعہ سیکڑہ لینے کا اشتہار جاری کیا تھا اُسکے دینے کی درخواستیں ساہوکاران کیطرف سے گذرنے لگیں +

لودیانہ

اس ہفتہ میں گرمی نے اپنا شباب اور لو نے اپنا زور خوب دکھلایا مگر سنیچر کے روز کیقدر تقاطر ہونیسے لو کا زور گھٹ گیا کل سے پروا ہوا چل رہی ہے +

اتوار کی رات کو بڑے زور شور سے آندھی آئی - محلہ الگنج میں ایک لوہار ہوا کی تیزی سے یا زینہ کا راستہ بھولکر کوٹھے سے گر کر مرگیا +

منشی جیت سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ پر ایک دعویٰ بجناب احمد شاہ صاحب ڈار سوداگر پشمینہ ازالہ حیثیت عرفی کا عدالت میں دایر ہوا ہے - مدعی کا بیان ہے کہ تحصیلدار صاحب نے شارع عام پر مجکو گالیاں دی ہیں جس سے میری توہین ہوئی - مقدمہ لالہ رام لال صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے سپرد ہوا تھا مگر اب سنتے ہیں کہ ۲۵ جون کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا ہے کہ یہہ مقدمہ ہم خود فیصل کرینگے اگر یہہ دعویٰ سچ ہے تو کون نہیں کہیگا کہ ایسی نہیں دریاں اچھی نہیں ہیں کیونکہ یہہ زمانہ شایستگی کا ہے نکہ ابرو ریزی و توہین و دشنام دہی وغیرہ کا +

رسید زر

جناب منشی حسن علی صاحب سفیر از نصیر آباد -	عصہ
جناب پادری عثمین صاحب از انبالہ -	للعہ
جناب پادری مہجر صاحب از جموں -	للعہ
جناب پادری اے جیکسن صاحب از شاہجہانپور -	ے
جناب مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر از ساگر -	ے
از گورنمنٹ سکرٹری پنجاب -	ے
جناب مولوی نعمت علی صاحب مدرس بہلولپور -	ے
جناب ڈاکٹر عبد الغنی صاحب از بھیوا اڑاہ -	عصہ
جناب لالہ بساؤ لال صاحب از پانی پت -	عصہ
ہیر اسنگھ کتب فروش لودیانہ -	عصہ
جناب منشی بلدیو رام سنگھ صاحب از ناگپور -	ے
جناب مس بلانشد صاحبہ از دہلی -	ایعہ
جناب ڈاکٹر حسین صاحب از چمبہ -	عہ / ۱۱۴
جناب پادری ہیڈ صاحب از الہٰل -	ے
جناب پادری جی کالسٹر صاحب از جبلپور -	عہ
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر از جالندھر -	عہ
جناب ڈاکٹر ہاریسن صاحب از ڈیرہ دون -	ے
جناب غلام الدین صاحب منشی رجمنٹ از راولپنڈی -	حبہ
جناب منشی امیر الدین صاحب از حیدرآباد سندھ -	للعہ
جناب منشی فضل اللہ صاحب کمی کٹ از پیلی بھیت	عصہ
جناب بابو غلام محمد صاحب از مسوری -	۴ /
جناب پادری ڈبلیو ہارپر صاحب از سیالکوٹ -	ے
از مشن سکول لودیانہ -	ے
از کرسچن بائینر بورڈنگ سکول لودیانہ -	۲ /
جناب پادری یعقوب گشن صاحب از رہتک	ے
جناب منشی امیر علی صاحب از بمبئی -	عصہ